مقام غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تحقیقات کی روشنی میں



مؤلفہ
محمد مشتاق جیلانی منظری

برقی اشاعت
تحریک فیضان لوح و قلم

نام کتاب	:	مقام غوث اعظم تحقیقات کی روشنی میں
مؤلف	:	محمد مشتاق جیلانی منظری
	:	خادم: جماعت رضائے مصطفے شاخ سب ڈویژن بائسی، پورنیہ، بہار
پروف ریڈنگ	:	محمد مشتاق جیلانی منظری
سیٹنگ ڈیزائننگ	:	محمد ساجد رضا قادری رضوی کٹیہاری
کل صفحات	:	36
سال اشاعت	:	جنوری 2022ء
ناشر	:	تحریک،،فیضان لوح و قلم،،جگناتھ پور، آبادپور، بارسوئی ضلع کٹیہار بہار (الھند)

اہل کائنات پر حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر عنایت!

قطب الاقطاب، غوث الاغواث، سلطان الاولیا، محبوب سبحانی، شہباز لامکانی حضور سیدنا شیخ سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ کی سیرت و تعلیمات، فضائل و کمالات، دینی و اصلاحی خدمات، کشف و کرامات، آفاقی شہرت و مقبولیت، امتیازی شان محبوبیت اور عظمت و جلالت کے موضوع پر دنیا ے اسلام کے نامور محققین، علماے اعلام اور مشائخ عظام نے جس تواتر اور تسلسل کے ساتھ مستند کتابیں لکھیں اور آپ کے علمی و روحانی کارناموں کو خراج تحسین پیش کیا دنیاے اسلام میں محی الدین کے لقب سے مشہور ہوئے اور آپ کی عظمت و جلالت اور شان محبوبیت کو عالمگیر شہرت و مقبولیت حاصل ہوئی۔ اولیاے کرام کی تاریخ میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ مستقل تصانیف کے علاوہ سیرت و تاریخ اور تصوف کی اکثر وبیشتر کتابوں میں بھی آپ کے حالات و کمالات کو بڑی تفصیل کے ساتھ قلمبند کیا گیا۔ بزرگان دین کے ملفوظات، مکتوبات اور مواعظ حسنہ کے بہت سے مجموعے بھی آپ کی سیرت و تعلیمات اور احوال و مقامات کے بیان پر مشتمل ہیں۔ ہر طبقے اور مکتب فکر کے لوگوں نے اپنے اپنے دور میں آپ کو خراج تحسین پیش کیا۔ چناں چہ حافظ

ابن تیمیہ، امام ابن کثیر، ابن جوزی، امام ابن حجر عسقلانی اور امام ابن حجر مکی ہیتمی جیسے علماے ظواہر نے حضور سیدنا عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ کی دینی خدمات کو تسلیم کیا اور آپ کی شان جامعیت، استقامت اور تمکین کی تعریف کی۔ لیکن یہاں آپ کی سوانح حیات اور کرامات کی چند ایسی کڑیاں ذکر کی جارہی ہیں، جو دعوت مطالعہ کے لیے کافی ہے۔ اور اس کا مقصد داستان سرائی نہیں، بلکہ ناظرین و قارئین کے دلوں کو تازہ اور شگفتہ کرنا ہے کہ یقینا آپ روحانیت کبری اور قطبیت عظمی کے منصب جلیل پر فائز ہیں۔

واضح رہے کہ آپ نے دین اسلام کی خدمت کے لیے ہمہ جہت جدو جہد فرمائی جس پر سارا زمانہ گواہ اور اس کامیاب کوشش کا معترف ہے۔ ہر عہد میں آپ کے عقیدت مندوں کی غالب اکثریت رہی، اور آپ کے غلام خدمت اسلام پر مامور رہے۔ آپ کا فیض عام ہے۔ اور آپ کی تعلیمات تب سے اب تک گم گشتگانِ راہ کی مکمل راہبری کر رہی ہے۔ آپ کی سیرت و احوال، خدمات، تعلیمات، افکار عالیہ، کرامات کے حوالے سے ہر عہد میں کام ہوتا رہا ہے اور ان شاء اللہ ہوتا رہے گا۔

لکھے پڑھے لوگ آپ کے حضور تحریر و تقریر کے ذریعے عقیدت کے پھول نچھاور کرتے ہیں تو عامتہ المسلمین اپنی محافل کو آپ کے ذکر خیر کے نور سے روشن رکھتے ہیں۔ اس عہد میں کچھ ایسے بر خود غلط لوگ جنہیں عملی طور پر "علم کا ہیضہ؛ لاحق ہے حضور سیدنا عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ کی محفل گیارہویں شریف سالانہ عرس مبارک، کرامات کے بیان وغیرہ جیسی حسنات کو رسم و رواج سے تعبیر کرتے

ہیں۔ اور پھر اس کے خلاف زبان طعن دراز کرنے کی جسارت کرتے ہیں۔ ایسے حالات میں ضروری ہے کہ امت کے مسلمہ بزرگوں کی نگارشات اور رشحات علم کو عوام و خواص کے سامنے رکھاجائے، تاکہ اہل محبت کے گلشن ذوق میں بادبہاری چلے اور منکرین ناقدین کو حوالہ دستیاب ہو جا تاکہ وہ حضور سیدنا عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ کی اہانت وبے ادبی کے جرم میں ازلی شقاوت وبد بختی سے بچ سکیں۔

جمہور علما کا اس بات پر اتفاق ہے کہ آپ دنیا کے تمام ولیوں کے سردار اور نبوت کے بعد ولایت کے اس مقام اقصیٰ پر فائز ہیں جہاں کسی اور کو رسائی نصیب نہیں ہوئی۔

حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے وہبی ولایت سے نوازا تھا یعنی آپ شکم مادر ہی سے ولی صفت پیدا ہوئے تھے۔ مقام غوثیت و قطبیت و فردانیت سے عروج کرکے آپ مقام محبوبیت پر فائز تھے۔ بلاشبہ آپ آیتہ من آیات اللہ اور معجزۃ من معجزات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ ایک ایسا وجود مسعود جو قطبوں کا قطب، غوثوں کا غوث، اور تمام ولیوں کا سردار ٹھہرے، اس کی عظمت شان اور رفعت مکان سمجھ میں نہیں آتا کہ کیسے بیان کی جائے۔ بڑے بڑے علما و فضلا، واصلان حق اور اللہ والوں سے جب آپ کے بارے میں پوچھا گیا تو وہ بس یہ کہ کے چپ ہو گئے کہ

پوچھتے کیا ہو شہ جیلاں کے فضائل آسی
ہر فضیلت کے وہ جامع ہیں نبوت کے سوا

تو جب نبوت کے سوا وہ حامل جملہ ثنا ٹھہرے تو اب ان کے فضائل و مناقب کوئی کیا بیان کر سکتا ہے ؟امام عبد اللہ بن اسعد یافعی علیہ الرحمہ رقم طراز ہیں:

حضور غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے اوصاف و کمالات اتنے روشن اور درخشاں ہیں کہ اگر پھولوں کی پتیاں دفتر بن جائیں، اور باغوں کی ٹہنیاں قلمیں بنالی جائیں،اور کوئی ان کے اوصاف و کمالات کو لکھنا چاہے، تو ان کے اوصاف و کمالات کو کماحقہ کیا لکھ سکے گا سیرت غوث الوریٰ کا ایک باب بھی مکمل نہ ہو گا۔

(زبدۃالآثار تلخیص بہجتہ الاسرار)

علمائے جمہور کا متفقہ موقف یہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کو شکم مادر ہی سے ولی بنا کر قطبیت کبریٰ'اور ولایت عظمیٰ کے اعلی درجے پر فائز فرمادیا تھا۔اس کی تشریح کرتے ہوئے حضرت علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمہ رقم طراز ہیں:

اسلام میں قطبیت و غوثیت کا آغاز باب العلم حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے ہوتا ہے، پھر آپ سے یہ منصب عالی حضرت امام حسن کو منتقل ہوا، پھر ان سے شہید کربلا حضرت امام حسین کو، پھر ان سے امام زین العابدین کو،ان سے امام محمد باقر کو،ان سے امام جعفر الصادق کو،ان سے امام موسیٰ الکاظم کو،ان سے امام محمد رضا کو،ان سے امام محمد تقی کو،ان سے امام علی نقی کو اور پھر ان سے امام حسن العسکری(۲۶۰ھ)کو منتقل ہوا۔اس کے بعد یہ عہدۂ جلیلہ دو سو سال سے زائد تک موقوف و محفوظ رہا، تا آنکہ حضور سیدنا شیخ سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ (470یا471ھ)

میں پیدا ہوئے، تو آپ کو قطبیت و غوثیت کا یہ منصب رفیع عطا ہوا، اور پھر حضرت سیدنا امام مہدی رضی اللہ عنہ کے ظہور تک یہ منصب رفیع حضرت غوث الثقلین کے ساتھ ہی معلق رہے گا۔

اس کا اظہار و انکشاف خود حضور سیدنا شیخ سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک شعر میں فرمایا ہے جسے صاحب قوائد الجواہر نے نقل کیا ہے:

ولنا الولاية ألست بربكم

وأما منا المهدي فهو ختامنا

یعنی الست بربکم (عالم ارواح) والے دن سے ہماری ولایت کی ابتدا ہوتی ہے۔ اور ہمارے امام، حضرت امام مہدی ہیں اور وہی دراصل ہمارے خاتم ہیں۔

اسم مبارک:

حضرت پیران پیر دستگیر رضی اللہ عنہ کا اسم گرامی عبد القادر، کنیت ابو محمد اور لقب مبارک محی الدین ہے۔ آسمانوں میں آپ کا لقب باز اشہب ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کو غوث اعظم کے خطاب سے نوازا ہے اور آپ غوثیت کبری کے مراتب علیا پر فائز ہیں۔

غوث کسے کہتے ہیں؟

" غوثیت؛ بزرگی کا ایک خاص درجہ ہے، لفظ "غوث: کے لغوی معنی ہیں "فریاد رس یعنی فریاد کو پہنچنے والا؛ چوں کہ حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی رضی

اللہ عنہ غریبوں، بے کسوں اور حاجت مندوں کے مدد گار ہیں اسی لیے آپ رضی اللہ عنہ کو "غوث اعظم؛ کے خطاب سے سرفراز کیا گیا۔ امام احمد رضا خان فاضلِ بریلوی رضی اللہ عنہ لفظ غوث کی تشریح کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

غوث ہر زمانے میں ہوتا ہے۔ بغیر غوث کے زمین وآسمان قائم نہیں رہ سکتے۔ مرتبۂ غوثیت کی توجیہات علم لدنی پر مبنی ہیں۔ غوث کو مراقبے میں حالات منکشف نہیں ہوتے، بلکہ انہیں ہر حال میں یونہی مثل آئینہ پیش نظر ہے۔ وہ دنیا کو ہتھیلی میں رائی کے دانے کے مانند دیکھتے ہیں۔ ہر غوث کے دووزیر ہوتے ہیں۔ غوث کا لقب "عبد اللہ؛ اور وزیر دست راست (یعنی دائیں طرف کا وزیر) "عبد الرب؛ ووزیر دست چپ (یعنی بائیں طرف کا وزیر) "عبد الملک؛۔ اس سلطنت میں وزیر دست چپ ووزیر راست سے اعلی ہوتا ہے۔ بخلاف سلطنت دنیا، اس لیے کہ یہ سلطنت قلب ہے اور دل جانب چپ۔ غوث اکبر و غوث ہر غوث حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ حضرت صدیق اکبر حضور کے وزیر دست چپ تھے اور حضرت فاروق اعظم وزیر راست۔ پھر امت میں سب سے پہلے درجۂ غوثیت پر امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ممتاز ہوئے۔ اور وزارت امیر المومنین حضرت فاروق اعظم و حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہا کو عطا ہوئی، اس کے بعد حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو غوثیت مرحمت ہوئی اور حضرت عثمان غنی و حضرت مولیٰ علی وزیر ہوئے، پھر امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو غوثیت عنایت ہوئی اور حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم و امام حسن وزیر ہوئے

پھر امیر المومنین حضرت مولیٰ علی کو غوثیت مرحمت ہوئی اور امامین محترمین رضی اللہ عنہما وزیر ہوئے، پھر حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے درجہ بدرجہ امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ تک یہ سب حضرات مستقل غوث ہوئے۔ امام حسن عسکری (رضی اللہ عنہ) کے بعد حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ تک جتنے حضرات ہوئے سب ان کے نائب ہوئے۔ ان کے بعد حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ مستقل غوث، آپ تنہا غوثیت کبریٰ کے درجہ پر فائز ہوئے۔ آپ" غوث اعظم؛ بھی ہیں اور"سید الافراد؛ بھی،(سید الافراد اجلہ اولیاے کرام (رحمہم اللہ تعالیٰ) سے ہوتے ہیں۔ ولایت کے درجات میں غوثیت کے بعد فردیت کا درجہ ہوتا ہے) حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے بعد جتنے بھی ہو اور جتنے اب ہوں گے حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ تک سب نائب حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ ہوں گے، پھر امام مہدی رضی اللہ عنہ کو غوثیت کبریٰ عطا ہوگی۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت، حصہ اول)

آپ کا لقب دستگیر بھی ہے۔ بعض عقیدت مند آپ کو "پیران پیر دستگیر؛ کے لقب سے بھی یاد کرتے ہیں۔

دستگیری کیا ہے؟

دستگیری حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کا ایک امتیازی وصف ہے، آپ کے اس وصف سے بیشتر بندگانِ خدا فیض یاب ہوئے، حضرت شیخ عبد الحق محدث

دہلوی علیہ الرحمہ رقم طراز ہیں:

مشائخ عظام میں سے اکثر نے بیان کی ہے کہ ہم ایک دن حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی اس مجلس میں بیٹھے تھے جس میں آپ نے فرمایا: تم میں سے جو شخص کچھ مانگنا چاہے مانگ لے۔ حضرت شیخ ابوالمسعود علیہ الرحمہ اٹھے اور عرض کی کہ میں ترک تدبیر واختیار چاہتا ہوں۔

حضرت شیخ محمد بن قائد نے کہا: مجھے مجاہدہ پر قوت چاہیے۔ حضرت شیخ ابو القاسم نے کہا: مجھے اللہ کا خوف عطا ہو۔ حضرت شیخ ابو محمد حسن فارسی نے کہا: مجھے خدا کے ساتھ صاحب حال بنا دیجیے۔ حضرت شیخ جمیل ابو یوسف نے عرض کیا: مجھے حفظ وقت کی ضرورت ہے۔ حضرت شیخ ابو حفص کہنے لگے: مجھے زیادت علم چاہیے۔ حضرت شیخ جلیل صرصری نے عرض کیا: میں چاہتا ہوں اس وقت تک مجھے موت نہ آئے جب تک مقام قطبیت پر نہ پہنچ جاؤں۔ حضرت شیخ ابوالبرکات نے کہا: مجھے محبت الٰہی میں بے خودی چاہیے۔ حضرت شیخ ابو الفتوح نے کہا: مجھے قرآن وحدیث کا حفظ کرادیں۔ حضرت شیخ ابو عبداللہ نے کہا: مجھے دربان سرائی چاہیے۔ حضرت ابو القاسم نے کہا: مجھے حاجب باب عزیز بنا دیجیے۔ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ نے ان تمام حاضرین کی خواہشات سننے کے بعد یہ آیت کریمہ پڑھی:

"كلا نمد هؤلاء وهؤلاء من عطاء ربك وما كان

عطاء ربك كان محظورا؛

یعنی میں تمام کی مدد کر رہا ہوں اور یہ تمام نعمتیں تیرے پروردگار کی عطا سے

ہیں اور تیرے پروردگار کی عطا سے کوئی چیز مانع نہیں۔

راوی کہتا ہے خدا کی قسم! ان لوگوں کو یہ تمام نعمتیں مل گئیں جو انہوں نے طلب کی تھی، میں نے ہر ایک شخص کو اسی مقام پر دیکھا جس کی اس نے حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ سے تمنا کی تھی۔

خیال رہے کہ آپ کی ولادت شریفہ اور آپ کے عظیم الشان مرتبۂ ولادت پر فائز ہونے کی خبریں آپ کی ولادت سے پہلے اجلہ اولیاے کرام اپنے اپنے زمانہ میں دیتے رہے۔ چناں چہ حضرت شیخ ابو محمد علی بن موسی الجون اکثر اپنی مجالس میں ارشاد فرماتے تھے "عنقریب خاندان سادات کرام سے ایک لڑکا پیدا ہوگا جو قطبیت وغوثیت کے بڑے مرتبوں پر فائز ہوگا، جن کے جاہ و جلال، کمالات و حسنات کا عرب و عجم معترف ہوگا۔؛

امام حسن عسکری کی بشارت:

خانوادۂ اہل بیت کے چشم و چراغ حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ اپنی زندگی کے آخری لمحات میں خاندان کا مقدس خرقہ اپنے وارث کے حوالے کیا اور ارشاد فرمایا کہ پانچویں صدی کے آخر میں عراق کی سرزمین سے ایک عارف باللہ کا ظہور ہوگا جس کا نام عبد القادر اور لقب محی الدین ہوگا یہ امانت بحفاظت تمام اس تک پہنچا دی جائے۔ چناں چہ وہ مقدس امانت نسل در نسل منتقل ہوتی رہی یہاں تک کہ ماہ شوال 499ھ میں ایک امین وقت کے ذریعے غوثیت تک پہنچ گئی۔

(مخزن قادریہ)

حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ کی بشارت:

شیخ المشائخ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ جو حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ سے دو سو سال پہلے گزرے ہیں۔ ایک دن مراقبہ میں تھے کہ یکایک انہوں نے سر اٹھایا اور فرمایا مجھے عالم غیب سے معلوم ہوا کہ پانچویں صدی کے وسط میں سرکار علیہ السلام کی اولاد واطہار میں سے ایک قطب عالم ہو گا جس کا لقب محی الدین اور اسم مبارک عبد القادر ہے اور وہ غوث اعظم ہو گا اور گیلان میں پیدائش ہو گی ان کو خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد واطہار میں سے ائمہ کرام اور صحابہء کرام رضی اللہ عنہم کے علاوہ اولین و آخرین کے ہر ولی اور ولیہ کی گردن پر میرا قدم ہے کہنے کا حکم ہو گا۔ (تفریح الخاطر)

گیلان مقام ولادت:

گیلان آپ کا شہر ولادت ہے۔ عربی میں "گ؛کو"ج؛ سے تبدیل کر کے جیلان پڑھا جاتا ہے۔ اسی کا مخفف جیلی ہے۔ آپ 470ھ میں پیدا ہوئے اور 561ھ میں واصل بحق ہوئے اس طرح آپ نے 91سال عمر شریف پائی۔ آپ کا مزار پرانوار عراق کے مشہور شہر بغداد شریف میں ہے۔

جمہور علما کا اس بات پر اتفاق ہے کہ آپ مادر زاد ولی ہیں۔

چناں چہ جب آپ اپنی والدہ کے پیٹ میں تھے تو چاند منزل سعد میں تھا جس کا یہ مطلب تھا کہ آپ انبیا کی طرح پاکیزہ زندگی لیکر آ ہیں۔ آپ کی والدہ کا بیان ہے

کہ جب آپ پیدا ہوئے تو ماہ رمضان میں دن کے وقت دودھ نہیں پیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ موسم ابر آلود ہونے کی وجہ سے لوگوں کو عید کا چاند نظر نہ آیا تو آپ کی والدہ نے پورے اعتماد سے کہا کہ آج رمضان کی آخری تاریخ ہے، کیوں کہ عبد القادر نے آج دودھ نہیں پیا ہے۔ اسی دن سے یہ بات سارے گیلان میں مشہور ہو گئی کہ سادات کے گھرانے میں ایک بچہ ایسا پیدا ہوا ہے جو رمضان المبارک میں دن کو دودھ نہیں پیتا۔

(طبقات الکبریٰ، ج،1، ص:136)

یہ بھی مروی ہے کہ جس رات حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی جیلان کی تمام عورتوں کے ہاں بچہ پیدا ہوا اور وہ گیارہ سو تھے، اور ہر وہ بچہ اولیاے کاملین میں سے ہوا۔

(تفریح الخاطر، ص:13)

آپ کے والد ماجد حضرت ابو صالح جنگی دوست علیہ الرحمہ کا بیان ہے کہ آپ کی ولادت باسعادت کی رات سرکار علیہ السلام کی زیارت کی سعادت حاصل ہوئی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام اور اولیائے عظام کے ساتھ تشریف لائے، پورا مکان آپ کے انوار سے روشن ہو گیا اور سرکار علیہ السلام نے خوش ہو کر ارشاد فرمایا: اے ابو صالح! مبارک ہو آج اللہ تبارک و تعالی نے تجھے وہ فرزند عطا فرمایا ہے جو میرا بیٹا اور محبوب ہے۔ یہ شیخ اعظم اور قطب زماں ہے۔

(تفریح الخاطر، ص:12)

حضرت ابو صالح جنگی دوست علیہ الرحمہ کو سرکار علیہ السلام کے علاوہ تمام انبیاے کرام علیہم السلام نے بشارت دی کہ سوائے صحابۂ کرام وائمہ عظام کے تمام اولیاء اللہ تمہارے فرزند کے تابع فرماں ہوں گے اور ان سب کی گردنوں پر ان کا قدم مبارک ہو گا۔

(تفریح الخاطر، ص:12)

آپ کا نسب مبارک:

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد صحیح النسب ہے جس میں کسی بھی قسم کی شک و شبہ کی گنجائش نہیں اور یہ سلسلہ تا قیامت جاری رہے گا۔ کیوں کہتے جمہور عقیدہ کے مطابق حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کا ظہور بھی اسی خانوادہ سے ہو گا۔ آپ رضی اللہ عنہ باپ کی نسبت سے حسنی اور والدہ کی نسبت سے حسینی ہوں گے۔

(نزہتہ الخاطر الفاتر)

بعض اکابر کا بیان ہے کہ جب حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے خلافت سے دستبرداری کا فیصلہ کیا تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کی اولاد کو قطبیت کبری عنایت فرمائی۔

آپ قطب اکبر تھے، حضرت سیدنا عبد القادر جیلانی قطب اوسط اور امام مہدی رضی اللہ عنہ خاتمتہ الاقطاب ہوں گے۔ (نزہت الخاطر الفاتر)

قطب کسے کہتے ہیں؟

"قطب اسے کہتے ہیں جس پر زمانہ کی ولایت ختم ہو۔ جس کے لیے حقیقت کے ہر ملک میں مآخذ مکیں ہو، ولایت کے ہر درجہ پر متوطن ہو، عنایت کے ہر مقام پر قدم راسخ رکھے۔ ولایت کے تمام بوجھ اس کی لپیٹ پر ہوتے ہیں اور تمام کائنات کے انتظام وانصرام روحانی اس کے ذمہ ہوتا ہے، اور کائنات کے والی بنانے اور معزول کرنے کا اختیار رکھتا ہو۔

(نزہتہ الخاطر الفاتر)

نسب پدری:

امام یافعی علیہ الرحمہ آپ کا شجرہ نسب بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

سید محی الدین ابو محمد عبد القادر بن سید موسی جنگی دوست بن سید عبد اللہ بن سید یحیی بن سید داؤد بن سید موسی ثانی بن سید عبد اللہ بن سید موسی جون بن سید عبد اللہ محض بن سید امام حسن مثنیٰ بن سید امام حسن بن سید نا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہم

(روض الریاحین فی حکایات الصالین)

نسب مادری:

معتبر اور ثقہ روایتوں میں آپ کا ننہالی سلسلہ نسب یوں بیان کیا گیا ہے:

سید محی الدین ابو محمد عبد القادر بن امتہ الجبار بنت عبد اللہ صومعی بن سید ابو جمال الدین محمد بن سید محمود بن سید ابو العطا بن سید کمال الدین عیسی بن سید ابو علاء

الدین محمد جواد بن امام سید علی رضا بن امام موسی کاظم بن امام جعفر صادق بن امام باقر بن امام سید الشہدا ابو عبداللہ حسین بن امیر المومنین سید علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم۔ (نزہتہ الخاطر الفاتر)

حلیہ مبارک:

حضرت شیخ ابو عبداللہ کا بیان ہے کہ آپ کا قد میانہ، سینہ کشادہ اور رنگ گندمی تھا، آنکھیں سرمگیں اور نور معرفت سے لبریز تھیں، بھویں باریک اور ملی ہوئی تھیں، سر اقدس بڑا اور آپ کے عالی دماغ ہونے کا شاہد تھا۔ سر اقدس اور ریش مبارک کے بال نہایت ملائم اور چمکدار تھے، ریش مبارک بہت گنجان اور خوبصورت تھی، سر کے بال بالعموم کان کی لو تک رہتے تھے، دانت ہر قسم کی آلائش سے پاک اور موتیوں کی طرح دمکتے تھے۔ رخساروں کا رنگ میدہ و شہاب تھا، چہرہ کتابی اور ناک ستواں تھی، ہونٹ پتلے اور نہایت دل آویز تھے جب بات کرتے تو معلوم ہوتا کہ منہ سے پھول جھڑ رہے ہیں آواز نہایت بلند تھی اور اس زمانہ میں جب کہ آلہ بکر الصوت (لاؤڈ اسپیکر) کا تصور تک بھی نہ تھا آپ کی آواز ستر ستر ہزار کے مجمع میں دورو نزدیک کی ہر ایک کو یکساں پہنچتی تھی، ہتھیلیاں کشادہ اور نرم تھیں، ہاتھ پاؤں کی انگلیاں سیدھی اور خوش نما تھیں، چہرہ مبارک پر نور برستا تھا، آپ کو دیکھ کر ہی یقین کامل ہوجاتا تھا کہ عارف کامل اور مقرب الہی ہیں۔

(تفریح الخاطر)

آپ حنبلی المذہب تھے، لیکن اپنے زمانہ میں چاروں مزاہب (حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی) پر فتویٰ دیا کرتے تھے۔ بادشاہ وقت کو تنہا طواف کعبہ کا فتویٰ انتہائی ضرورت کے پیش نظر دیا گیا تھا۔

(تفریح الخاطر)

منقول ہے کہ ایک دن حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کے دل میں مسلک حنبلی تبدیل کرنے کا خیال پیدا ہوا۔ رات کو آپ نے خواب میں سرکار علیہ السلام کو کثیر صحابۂ کرام کے ساتھ دیکھا۔ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ اپنی داڑھی مبارک پکڑ کر سرکار علیہ السلام سے عرض کر رہے ہیں، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اپنے نواسے عبد القادر سے فرمایئے کہ اس بوڑھے کی حمایت کرے ورنہ مسلک حنفی کا نام و نشان مٹ جائے گا۔ سرکار علیہ السلام نے مسکراتے ہوئے فرمایا: اے عبد القادر! اس کی عرض قبول کر لو، یہاں تک کہ آپ نے حنبلی المذہب ترک کر نے کا ارادہ منسوخ فرمادیا۔

(تفریح الخاطر)

نیز یہ بھی مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی روحانی ملاقات حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ حنبلی مذہب اختیار کرنے اور حنفی مذہب اختیار نہ کرنے کی وجہ دریافت فرمائی۔ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ اس کی دو وجوہات ہیں ایک یہ کہ حنبلی مذہب مقلدین کمی کے باعث ضعیف ہو چکا ہے دوسری یہ کہ حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ مسکین

ہیں اور میں بھی مسکین ہوں اور میرے نانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اللہ تعالیٰ سے مسکینی طلب کی تھی اور دعا کی تھی کہ اے اللہ! مجھے مسکینی کی حالت میں رکھ اور اسی حالت میں مار اور قیامت کے دن مسکینوں کے ساتھ اٹھا۔

(سیرت غوث اعظم)

حضرت امام احمد بن حنبل، حضرت غوث پاک سے ملاقات کے لیے قبر سے باہر نکل آئے! حضرت غوث الثقلین کی روحانیت کبری کا ایک حیرت انگیز واقعہ ملاحظہ فرمائیں۔ حضرت ابو الحسن علی بن ہیتی رضی اللہ عنہ رقم طراز ہیں:

ایک دن حضرت غوث الثقلین حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے مزار مبارک کی زیارت کے لیے تشریف لے گئے۔ میں اور شیخ بقا بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ جیسے ہی سیدنا غوث پاک روضۂ مبارک کے اندر داخل ہوئے حضرت امام احمد بن حنبل کی قبر مبارک شق ہو گئی اور وہ زندوں کی طرح باہر تشریف لائے، اور حضرت غوث الثقلین کو اپنے سینے لگایا اور انہیں خلعت فاخرہ پہنایا اور ارشاد فرمایا کہ علم شریعت اور طریقت میں ہم آپ کے محتاج ہیں۔

(بہجتہ الاسرار شریف)

خرقہ خلافت کی سند:

آپ کو خرقۂ خلافت حضرت شیخ ابو سعید مبارک بن علی مخزومی سے ملا۔ انہوں نے شیخ ابو الحسن علی بن یوسف القرشی الہکاری سے حاصل کیا۔ انہوں نے شیخ

ابو الفرح طرطوسی سے، انہوں نے شیخ ابو بکر شبلی سے، انہوں نے شیخ ابو القاسم جنید بغدادی سے، انہوں نے شیخ سری سقطی سے، انہوں نے شیخ معروف کرخی سے، انہوں نے شیخ داؤد طائی سے، انہوں نے شیخ حبیب عجمی سے، انہوں نے شیخ حسن بصری سے، انہوں نے سیدنا امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے خرقۂ خلافت حاصل کیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جناب رسالت مآب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خرقۂ فیض حاصل کیا۔

(نزہتہ الخاطر الفاتر)

سب کے شیخ:

حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ہر ولی کسی نہ کسی کے قدم پر ہوتا ہے اور میں اپنے نانا امام الانبیا کے قدم پر ہوں۔ آپ نے جہاں جہاں سے قدم اٹھایا میں نے وہیں اپنا قدم رکھا، مگر میں نبوت کے قدم کی جگہ قدم نہیں رکھ سکتا، کیوں کہ یہ مقام انبیاے کرام کے لیے خاص ہے۔

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ عنہ رقم طراز ہیں:

ایک مرتبہ حضور سیدنا شیخ سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کرسی تدریس و ارشاد پر بیٹھے یوں لب کشائی فرمارہے ہیں:

كل ولي على قدم نبي وأنا على قدم جدي محمد صلى الله

عليه واله وسلم وما رفع المصطفى قدماألا وضعت قدمي في الموضع الذي رفع قدمه منه ألا أن قدما من أقدام النبوة فأنه لا سبيل أن يناله غير نبي۔

"یعنی ہر ولی صاحب نسبت، صاحب تعلق اور صاحب قدم ہوتا ہے، اور وہ کسی نہ کسی نبی کے نقش قدم پر گامزن اور اس کا قائم مقام ہوتا ہے۔ اسی لیے کسی کو ولایت ابراہیمی نصیب ہوتی ہے، تو کسی کو ولایت موسوی سے حصہ ملتا ہے اور کسی پر ولایت عیسوی کا رنگ چڑھا ہوتا ہے، مگر اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھے یہ اعزاز و شرف بخشا ہے کہ میں مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر گامزن اور اس کا قائم مقام ہوں۔ یعنی اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھے ولایت محمدی عطا فرمادی ہے۔ سرکار علیہ السلام نے جس جگہ سے اپنا قدم اٹھایا میں نے ٹھیک وہیں اپنا قدم رکھا، بجز قدم نبوت کے کہ نبی کے علاوہ کسی اور کا وہاں گزر نہیں؛۔

(الفیوضات الربانیہ)

نیز فرمایا:

انسانوں کے مشائخ ہیں، جنات اور ملائکہ کے بھی، مگر میں سب کا شیخ ہوں۔

(تفریح الخاطر)

حضرت شیخ ابو مدین رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت خضر علیہ السلام سے تین سال پہلے ملاقات کی اور ان سے مشرق و مغرب کے مشائخ اور شیخ عبد القادر جیلانی کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے کہا: وہ

صدیقین کے امام اور عارفین کی حجت و دلیل ہیں وہ معرفت میں روح اور اولیا میں نادر الشان ہیں ان کے اور مخلوق کے بیچ ایک نفس باقی ہے، مراتب اولیا اس نفس کے پیچھے ہے۔

حضرت شیخ احمد حریمی فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم! گروہ اولیا میں حضرت عبد القادر جیلانی کے مثل نہ زمانہ گزشتہ میں پیدا ہوا ہے اور نہ آئندہ ہو گا۔

حضرت ابو محمد بن علی ادریس فرماتے ہیں کہ میرے اوپر خواب میں قیامت کا حال ظاہر ہوا۔ میں نے سرکار علیہ السلام اور دیگر انبیاے عظام علیہم السلام کو ان کی امت کے ساتھ دیکھا، ان میں ایک شخص کو سب سے افضل پایا میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ تو مجھے بتایا گیا یہ شیخ عبد القادر جیلانی ہیں۔

(دیوان غوث اعظم)

ولایت کے مناصب کی تقسیم حضرت غوث الثقلین فرماتے ہیں:

حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمہ آپ کی روحانیت کبری کا تذکرہ کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

"کارخانۂ ولایت کے فیوض و برکات اور مناصب و درجات جو اللہ تعالی کی طرف سے اولیاے کرام کے لیے زمین پر نازل ہوتے ہیں۔ وہ براہِ راست قطب الارشاد پر اتارے جاتے ہیں۔ وہ حسب الستعداد منصب ولایت کے وہ سارے مراتب و درجات زمین کے طور و عرض میں رہنے والے اقطاب و اوتاد، اور نقبا و نجبا وغیرہم کے درمیان تقسیم کرتا ہے۔ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کے عہد مبارک

سے اس منصب پر حضرت سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی روح مبارکہ فائز تھی۔ پھر بالترتیب ائمہ اہل بیت اطہار یکے بعد دیگرے اس منصب جلیل پر فائز ہوتے رہے۔ یہاں تک کہ حضرت امام حسن عسکری تک یہ سلسلہ پہنچا۔ جب ان کی وفات ہوئی تو عالم برزخ میں ان کی روح مقدس کو اس منصب پر فائز کیا گیا۔ پھر جب حضرت غوث الثقلین پیدا ہوئے۔

تو یہ منصب جلیل ان کے سپرد کیا گیا اور حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے ظہور تک ان کی روح مبارک اس منصب پر فائز رہے گی۔:(السیف الملول)

اقلیم ولایت کی بادشاہی:

حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے مشہور زمانہ ارشاد گرامی "قدمي هذه على رقبة كل ولی الله؛یعنی میرا یہ قدم ہر ولی کی گردن پر ہے کی تفصیل:

حافظ ابو العز عبد المغیث بن حرب بغدادی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس وقت ہم لوگ حلب کی خانقاہ میں حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو مشائخ عراق کی ایک جماعت آپ کی مجلس میں موجود تھی، جس میں بہت سے مشہور مشائخ بھی تھے جن میں سے بعض کے نام یہ ہیں:

حضرت شیخ علی بن الہیتی، حضرت شیخ بقا ابن بطو، حضرت شیخ ابو سعید قیلوی، حضرت شیخ ابو النجیب سہروردی، حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی، حضرت شیخ عثمان قرشی، حضرت شیخ مکارم الاکبر، حضرت شیخ مطر جاگیر، حضرت شیخ صدقہ

بغدادی، حضرت شیخ یحییٰ مرتعش، حضرت شیخ ضیاء الدین، حضرت شیخ قطب البان موصلی، حضرت شیخ ابو العباس یمانی، حضرت شیخ ابو بکر شیبانی، حضرت شیخ ابو البرکات عراقی، حضرت شیخ ابو القاسم عمر بزاز، حضرت شیخ ابو عمر سلطان بطائحی، حضرت شیخ ابو المسعود عطار، حضرت ابو العباس احمد ابن علی جوسقی صرصری، حضرت شیخ ماجہ کردی اور حضرت شیخ ابو یعلیٰ وغیرہم رحمہم اللہ تعالیٰ۔

حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ منبر پر جلوہ افروز تھے اور ایک فصیح و بلیغ خطبے کے دوران یک لخت آپ پر حالت کشف طاری ہوئی اور آپ نے اللہ کے حکم سے یہ ارشاد فرمایا کہ "قدمي هذا على رقبة كل ولی الله؛ میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔ ان سب نے آپ کا یہ ارشاد سن کر اپنی گردنیں خم کر دیں، ان کے علاوہ کرۂ ارض پر جہاں جہاں کوئی قطب، ابدال یا ولی تھا اس نے بھی آپ کی آواز سنی اور اپنی گردن جھکا دی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ فرمان سنتے ہی شیخ علی بن الہیتی منبر کے پاس گئے اور حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کا قدم مبارک پکڑ کر اپنی گردن پر رکھا مجلس میں موجود سب اولیاء اللہ نے اپنی گردنیں جھکا دیں۔

(قلائد الجواہر)

حضرت شیخ احمد رفاعی کا بیان:

جب حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ نے "قدمي هذا على رقبة كل ولی الله؛ کا اعلان فرمایا تو حضرت شیخ احمد رفاعی رضی اللہ عنہ نے اپنی گردن کو جھکا کر عرض کیا "علی رقبتي؛ میری گردن پر بھی۔ موجودہ حاضرین نے عرض کیا حضور والا! آپ

یہ کیا فرما رہے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس وقت بغداد شریف میں حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے "قدمي هذا على رقبة كل ولى الله؛ کا اعلان فرمایا ہے اور میں نے گردن جھکا کر تعمیل ارشاد کی۔

(سیرت غوث اعظم)

حضرت شیخ ابو المفاخر عدی رضی اللہ عنہ کا بیان:

حضرت شیخ ابو المفاخر عدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اپنے چچا حضرت شیخ عدی بن مسافر سے دریافت کیا کہ کیا متقدمین مشائخ میں سے کسی نے کہا کہ میرا قدم ہر ولی کی گردن پر ہے؟ فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کیا پھر اس امر کا معنی ہیں کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی ایسا کہا ہے۔ فرمایا: یہ بات اس امر کو ظاہر کرتی ہے کہ وہ اپنے وقت کے فرد ہیں۔ میں نے دریافت کیا کہ کیا ہر وقت کے لیے ایک فرد ہوتا ہے؟ فرمایاہاں لیکن ان میں سے کسی کو سوا عبد القادر جیلانی کے اس فرمان کا امر نہیں ہوا۔ میں نے کہا، کیا ان کو اس امر کا حکم ہوا تھا؟ فرمایا: کیوں نہیں تمام اولیاے کرام نے اپنے سروں کو اس حکم ہی کی وجہ سے جھکایا تھا کیا تم کو معلوم نہیں کہ ملائکہ نے حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو حکم کے بغیر سجدہ نہیں کیا۔

(سیرت غوث اعظم)

جمہور علما کا اس بات پر اتفاق ہے کہ آپ نے یہ بات از خود نہیں کہی تھی بلکہ

من جانب اللہ آپ اس کے کہنے پر مامور تھے، منبر رسول پر بیٹھ کر آپ نے اپنی زبان مبارک سے ایک ایسا کلمہ ارشاد فرمایا جو آپ کے علاوہ دنیا جہان کے اولین و آخرین میں سے کسی ولی کی زبان سے نہ نکلا۔ آپ نے منبر رسول پر بیٹھ کر ارشاد فرمایا اور خوب فرمایا، کیوں کہ یہی آپ کے مناسب حال تھا:

قدمي هذا على رقبة كل ولى الله؛

یعنی میرا یہ قدم ہر ولی کی گردن پر ہے۔

مطلب یہ کہ شرق سے غرب تک کوئی ولی اس وقت تک درجۂ ولایت پر فائز ہی نہیں ہو سکتا جب تک کہ میرے قدم کو وہ اپنے سر کا تاج نہ بنالے۔ اور اس عہد سے لے کر اس عہد تک ہر بندہ جو ایمان کے درجات میں ترقی کرتا ہو اولی، اوتاد، ابدال، یا قطب وقت ہوتا ہے آپ کے دربار عالی میں اپنی شرف غلامی کے نذرانے ضرور پیش کرتا ہے۔

(مقام غوث اعظم)

شیخ عدی بن مسافر رضی اللہ عنہ کا بیان:

حضرت شیخ ابو محمد یوسف العاقولی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں حضرت شیخ عدی بن مسافر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو شیخ عدی نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کہاں کے رہنے والے ہیں تو میں نے عرض کیا کہ بغداد شریف کا رہنے والا ہوں اور حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے مریدین میں سے ہوں۔

آپ نے ارشاد فرمایا: خوب!خوب! وہ تو قطب وقت ہیں جبکہ انہوں نے "قدمي هذا علی رقبۃ کل ولی اللہ؛ فرمایا تو اس وقت تین سو اولیاء اللہ اور سات سو رجال غیب نے جن میں سے بعض زمین پر بیٹھنے والے اور بعض ہوا میں اڑنے والے تھے انہوں نے اپنی گردنیں جھکا دیں پس یہ میرے نزدیک ان کی عظمت و بزرگی کے لیے کافی دلیل ہے۔

(بہجتہ الاسرار شریف)

شیخ خلیفہ اکبر رضی اللہ عنہ کا بیان:

حضرت شیخ خلیفہ اکبر رضی اللہ عنہ نے خواب میں سرکار علیہ السلام کو دیکھا اور عرض کیا کہ حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی نے "قدمي هذا على رقبة كل ولى الله؛ کا اعلان فرمایا ہے، تو سرکار علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: صدق الشيخ عبد القادر فكيف لا وهو القطب وأنا أرعاه؛

شیخ عبد القادر نے سچ کہا ہے اور وہ کیوں نہ کہتے جبکہ وہ قطب زمانہ اور میری زیرِ نگرانی ہیں۔ (قلائد الجواہر)

حضرت غوث الثقلین کا قدم ہر ولی کی گردن پر ہے:

قدم کا مطلب:

حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے فرمان عالیشان کا یہ مفہوم ہے کہ تمام اولیاے اولین و آخرین کے مراتب کی جو انتہا ہے وہ آپ کے مرتبے کی ابتدا ہے،

کیوں کہ ظاہری بلندی کے لحاظ سے انسان کی گردن اور سر اس کے جسم کا انتہائی مقام ہے جبکہ اس کا قدم ابتدائی مقام ہے۔

اور اگر مجازی معنی لیے جائیں تو اس سے مراد آپ طریقۂ ولایت ہے، اس معنی کے مطابق حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے فرمان عالی کا یہ مطلب ہوگا کہ آپ کا طریقۂ ولایت دیگر تمام اولیائے اولین و آخرین کے طریقوں سے برتر ہے۔

اور اس قول (قدمي هذه على رقبة كل ولي الله) کے متعلق حضرت شہاب الدین احمد عسقلانی سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اس کا مفہوم یہ ہے کہ ان سے ایسی خارق عادات کرامتیں ظہور پذیر ہوتی رہیں گی جن کا سوا معاندین کے اور کوئی انکار نہیں کرسکے گا، کیوں کہ ہمارے آئمہ نے کرامتوں کے لیے یہ اصول بتاتا ہے کہ اگر کسی سے مطابق شریعت کرامتیں ظاہر ہوں جیسے کہ حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے ہوتی ہیں تو وہ مقبول ہیں، لیکن اگر مطابق شریعت نہ ہوں تو وہ مردود ہیں۔

(سیرت غوث اعظم)

یہ بھی مروی ہے کہ جس وقت آپ نے یہ ارشاد فرمایا کہ میرا قدم تمام اولیا کی گردن پر ہے اس وقت اللہ تبارک و تعالی کی جانب سے آپ کے دل پر تجلی ہوئی اور سرکار علیہ السلام کی طرف سے ملائکہ مقربین کی ایک جماعت آپ کے لیے خلعت لے آئی، جو اولیاے متقدمین و متاخرین کی موجودگی میں آپ کو پہنائی گئی۔

زندہ اولیاے کرام تو اپنے اجسام کے ساتھ حاضر و موجود تھے اور جو وصال فرما چکے تھے ان کی ارواح موجود تھیں اور اس وقت ملائکہ اور رجال الغیب مجلس کو گھیرے میں لیے ہوئے ہوا میں صف بستہ کھڑے تھے۔ اس وقت رو زمین کا کوئی ایسا ولی نہ تھا جس نے اپنی گردن نہ جھکائی ہو۔

ایک عجمی نے تواضع سے کام نہ لیا تو اس کا حال محو ہو گیا۔

اس فرمان کا مفہوم:

حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی زبان مبارک سے "قدمي هذه على رقبة كل ولی الله؛ میرا یہ قدم ہر ولی کی گردن پر ہے کے الفاظ کا صادر ہونا سبھی تسلیم کرتے ہیں اور کسی کو اس سے انکار نہیں البتہ ان الفاظ کے مفہوم و معنی کے متعلق اختلاف ہے۔ بعض لوگ اس قول کے تحت اولیاے حاضر (یعنی آپ کے زمانہ کے تمام اولیا حاضر و غائب)کے علاوہ اولیاے متقدمین و متاخرین سوا ائمہ کرام (یعنی حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے امام حسن عسکری تک جتنے بھی حضرات غوثیت کبری کے منصب جلیل پر فائز ہوئے اور بعد میں حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ ہوں گے، اور چاروں امام، یعنی امام اعظم، امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور امام مالک رضی اللہ عنہم) سب کو لاتے ہیں۔ اس کے برعکس دوسرے لوگوں کا خیال ہے کہ آپ کا یہ فرمان صرف اولیاے وقت کے ساتھ مخصوص تھا، کیوں کہ اولیاے متقدمین میں صحابۂ کرام علیہم الرضوان، تابعین، تبع تابعین بھی شامل ہیں

جن کی فضیلت اور برتری مسلم ہے اور حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ بھی تسلیم فرماتے ہیں اور اولیاء متاخرین میں حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ ہیں، حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی خیال سے اتفاق کیا، چناں چہ آپ ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں:

جاننا چاہیے کہ یہ حکم اس وقت کے اولیا کے ساتھ مخصوص ہے پہلے اور بعد میں آنے والے اولیا اس حکم سے خارج ہیں۔ اور بعض لوگوں کا خیال ہے کہ آپ کا یہ ارشاد گرامی تمام اولیا متقدمین، معاصرین اور متاخرین سب کو شامل ہے۔ البتہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اس میں داخل نہیں، کیوں کہ عرف اور محاورے میں انہیں اولیاے کرام نہیں کہا جاتا اور حضرت غوث پاک کا فرمان اولیاے کرام کے لیے ہے۔ پس یہ حضرات ولایت کے اعلیٰ مرتبہ پر فائز ہونے کے باوجود اپنے مخصوص و معروف لقب صحابیٔ رسول کی وجہ سے مستثنیٰ قرار پائیں گے۔

(قدم الشیخ عبد القادر رقاب الاولیا علی الاکابر)

سال، مہینہ، ہفتہ، سورج اور دن کا سلام کرنا:

"قصیدہ غوثیہ؛ میں حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ اپنے مقام کے بارے میں فرماتے ہیں:

"جب آفتاب طلوع ہوتا ہے تو مجھے سلام کرتا ہے۔ جب نیا سال شروع ہوتا ہے وہ میرے پاس آتا ہے اور مجھے سلام کرتا ہے، اسی طرح مہینہ، ہفتہ اور دن

میرے پاس آکر سلام عرض کرتا ہے اور جو کچھ ہونے والا ہوتا ہے اس کی خبر دیتا ہے۔ مجھے اپنے رب کی عزت و جلال کی قسم! نیک اور گنہگار لوگ میرے سامنے پیش کیے جاتے ہیں اور میری نظر ہر وقت لوح محفوظ کو دیکھتی رہتی ہے۔ میں خدا کے علم اور مشاہدہ کے سمندر میں غوطہ زن ہوں۔ میں تم سب پر خدا کی حجت، سرکار علیہ السلام کا نائب اور کمالات محمدیہ کا وارث ہوں۔

(بہجتہ الاسرار شریف)

آپ کی بارگاہ عالیہ میں مہینوں کا حاضر ہونا:

حضرت شیخ ابو القاسم بن احمد بن محمد بغدادی حریمی کا بیان ہے کہ میں شیخ ابو سعود حریمی، شیخ ابو الخیر بن محفوظ، شیخ ابو حفص کیمانی، شیخ ابو العباس اسکاف اور شیخ سیف الدین عبد الوہاب (ابن حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی) (رحمہم اللہ) حضرت سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی خدمت عالیہ میں حاضر تھے، اس وقت آپ ملفوظات بیان فرما رہے تھے۔ یہ آخر جمعہ ماہ جمادی الاخری ۵۶۰ھ کا واقعہ ہے کہ ایک خوبصورت نوجوان محفل میں آیا اور حضرت شیخ کے پاس آکر بیٹھ گیا اور کہنے لگا، اے اللہ کے ولی! آپ پر سلام ہو میں ماہ رجب ہوں آپ کی خدمت میں مبارک باد پیش کرنے کی غرض سے آیا ہوں کہ اس دفعہ میرے اندر عام لوگوں کے بارے میں کسی قسم کی کوئی تکلیف یا برائی نہیں لکھی گئی۔

راوی کا بیان ہے کہ اس ماہ رجب میں لوگوں نے سوا خیر و خوبی اور بھلائی کے

اور کچھ نہیں دیکھا، پھر رجب کا آخری دن آیا اور یہ اتوار کا روز تھا تو ہمارے موجودگی میں حضرت شیخ کی خدمت میں ایک بد صورت شخص نے آکر سلام کیا انہیں مبارک باد دی اور کہا اے اللہ کے ولی! اس دفعہ میرے اندر لکھ دیا گیا ہے کہ بغداد میں وبا آ ، حجاز میں گرانی ہو اور خراسان میں تلوار چلے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ حضرت شیخ خود شعبان کے مہینے میں کئی دن بیمار رہے۔

تمام مرید جنت میں:

حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالی نے مجھے ایک کتاب دی ہے جس میں قیامت تک میرے تمام مریدوں اور عقیدت مندوں کے نام درج ہیں۔ اللہ تبارک و تعالی نے فرمایا: اے عبد القادر! یہ تمام لوگ میں نے تیرے حوالے کیے۔ میں نے داوغئہ دوزخ سے پوچھا کہ کیا میرا کوئی مرید بھی دوزخ میں ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ پھر حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اپنے رب کی عزت و جلال کی قسم! میرا ہاتھ میرے مرید پر اسی طرح ہے جس طرح آسمان زمین پر حاوی ہے، اگر میرا مرید اچھا نہیں تو کیا ہوا میں تو اچھا ہوں۔ مجھے اپنے پروردگار کی عزت کی قسم! اس کی بارگاہ قدس سے اس وقت تک نہیں ہٹوں گا، جب تک کہ میں اپنے تمام مریدوں کو جنت میں نہ پہنچا دوں۔

(بہجتہ الاسرار شریف)

ایک مقام پر حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ اپنے نیاز مندوں کو ندا اور

استغاثہ کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

"جو شخص مجھے مصیبت کے وقت پکارے میں اس کی مصیبت دور کروں گا، جو شخص تکلیف کے وقت مجھ سے فریاد کرے میں اس کی تکلیف رفع کروں گا۔؛نیز فرماتے ہیں:

"اگر میرے مرید کا پردہ مشرق میں کھل جائے اور میں مغرب میں ہوں تو وہیں سے میں اسے ڈھانپ دیتا ہوں۔؛

(بہجتہ الاسرار شریف)

محی الدین لقب ہونے کی وجہ تسمیہ:

آپ سے کسی نے پوچھا آپ کا لقب محی الدین کیسے پڑ گیا۔ آپ نے فرمایا: 511ھ میں برہنہ پا بغداد کی طرف آرہا تھا۔ راستہ میں مجھے ایک بیمار شخص نحیف البدن متغیر رنگ پڑا ملا اس نے مجھے السلام علیکم کہ کر میرا نام لے کر پکارا اور اپنے قریب آنے کو کہا۔ جب میں قریب پہنچا تو اس نے مجھے سہارا دینے کو کہا۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس کا جسم صحت مند ہونے لگا۔ اور رنگ و صورت صحت مند نظر آنے لگی۔ میں دیکھ کر ڈر گیا۔ اس نے مجھے پوچھا کیا مجھے پہچانتے ہو؟ میں لاعلمی کا اظہار کیا تو کہنے لگا۔ میں دین ہوں جسے دین اسلام آپ دیکھ رہے تھے۔ میں موجودہ معاشرہ میں بڑی قابل رحم حالت میں تھا، لیکن اللہ تبارک و تعالی نے آپ کی کوشش سے از سر نو زندگی بخشی۔

(نزہتہ الخاطر الفاتر)

"   محی الدین؛ لقب کی تشریح کرتے ہوئے محقق علی الاطلاق حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ رقم طراز ہیں:

اگرچہ سرکار علیہ السلام نے ہر صدی کے سرے پر ایسی ہستیوں کی نشاندہی فرمائی ہے جن سے تجدید دین کا فریضہ انجام پاتا ہے، مگر تجدید اور احیا میں ایک نمایا فرق ہے۔ مجددین کی فہرست میں ابتدا سے لے کر اس وقت تک بہت سے حضرات کے اسمائے گرامی پا   جاتے ہیں، مگر" محی الدین؛ کا لقب کسی اور کو عطا نہیں ہوا۔ تاریخ اسلام کے مطالعے سے یہ امر پائیہ ثبوت کو پہنچ جاتا ہے کہ احیائے دین کا اہم ترین فریضہ حقیقتاً حضرت غوث الاعظم دستگیر رضی اللہ عنہ کی ذات گرامی ہی سے پائیہ تکمیل کو پہنچا، اور یہ عظیم الشان لقب صرف آپ ہی کے وجود مسعود پر صادق آتا ہے۔   (شرح مشکوٰۃ)

حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ:

حضور سرکار علیہ السلام نے حضرت عمر فاروق اور حضرت علی رضی اللہ عنہا کو حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے پاس جانے کی وصیت فرمائی اور فرمایا کہ اویس قرنی (رضی اللہ عنہ) کو میرا سلام اور میری قمیض پہنچا کر کہنا کہ وہ میری امت کی بخشش کی دعا کریں۔ چناں چہ جب یہ حضرات گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سنایا تو حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے سجدے میں جا کر امت محمدیہ کی بخشش کی دعا مانگی۔ ندا آئی کہ اپنا سر اٹھالے میں نے تیری شفاعت سے نصف امت

کو بخش دیا اور نصف کو اپنے محبوب غوث اعظم (رضی اللہ عنہ) کی شفاعت سے بخشوں گا جو تیرے بعد پیدا ہو گا۔ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اے پروردگار! تیرا محبوب کون ہے اور کہاں ہے کہ میں اس کی زیارت کروں؟ ندا آئی کہ وہ معقد صدق عند ملیک مقتدر اور دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی کے مقام پر فائز ہے وہ میرا محبوب ہے، میرے محبوب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب ہے، قیامت تک اہل زمین کے لیے محبوب ہو گا اور سوا صحابہ (علیہم الرضوان) اور آئمہ کے تمام اولین و آخرین کی گردنوں پر اس کا قدم مبارک ہو گا اور جو اسے قبول کرے گا میں اس کو دوست رکھوں گا۔ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے گردن جھکائی اور کہا کہ میں بھی اسے قبول کرتا ہوں۔

(تفریح الخاطر)

عیسائی راہب کا مسلمان:

ایک دفعہ ایک عیسائی راہب آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس کا نام سنان تھا۔ صحائف قدیمہ کا زبردست عالم تھا اس نے آپ کے دست حق پرست پر اسلام قبول کیا اور پھر مجمع عام میں کھڑے ہو کر بیان کیا کہ میں یمن کا رہنے والا ہوں میرے دل میں یہ بات پیدا ہوئی ہے کہ میں اسلام قبول کر لوں اور اس پر میرا مصمم ارادہ ہو گیا کہ میں یمن میں سب سے اعلیٰ وافضل شخصیت کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لوں گا۔ اسی سوچ بچار میں تھا کہ مجھے نیند آ گئی اور میں نے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ

السلام کو خواب میں دیکھا، آپ نے مجھے ارشاد فرمایا کہ اے سنان! بغداد شریف جاؤ اور شیخ عبد القادر جیلانی کی دست حق پرست پر اسلام قبول کر لو، کیوں کہ وہ اس وقت رو زمین پر تمام لوگوں سے افضل واعلیٰ ہیں۔

(سفینتہ الاولیا)

تعلیم کے لیے بغداد کا سفر:

حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ ماں سے تحصیل علم کے لیے بغداد کے سفر کی اجازت چاہی۔ والد محترم کے اسی دینار جو ترکہ میں رہے تھے اس میں سے چالیس دینار آپ کی والدہ نے آپ کی قمیص میں سی دیے اور اجازت دے دی۔ ایک قافلے کے ہمراہ بغداد کی جانب روانہ ہو گئے جب ہمدان سے نکل کر وادی ربیک میں پہنچے تو ساٹھ ڈاکوؤں نے قافلے کو گھیر لیا اور قافلہ والوں کا سارا مال واسباب لوٹ لیا، لیکن آپ سے تعرض نہ کیا،ایک ڈاکو نے آپ سے پوچھا اے لڑکے! تیرے پاس بھی کچھ ہے؟ آپ نے کہا: ہاں! میری گدڑی میں بغل کے نیچے چالیس دینار سلے ہوئے ہیں، مگر وہ آپ کی بات کو مذاق سمجھ کر آگے بڑھ گیا، پھر دوسرے ڈاکو نے آپ سے سوال کیا آپ نے اس کو بھی وہی جواب دیا، یہ ڈاکو آپ کو اپنے سردار کے پاس لے گیا جو ایک ٹیلے پر کھڑا مال غنیمت تقسیم کر رہا تھا اس نے جب آپ کی تلاشی لی تو چالیس دینار آپ کے پاس سے نکلے، یہ دیکھ کر سردار نے پوچھا کہ تجھے سچ بولنے اور رقم کا اظہار کرنے پر کس شے نے مجبور کیا۔ آپ نے جواب دیا کہ میں اپنی

والدہ سے ہمیشہ سچ بولنے کا عہد کیا ہے اور اس عہد کی کسی طرح بھی خلاف ورزی نہیں کر سکتا۔ یہ سن کر سردار نے روتے ہوئے کہا کہ آپ اپنی والدہ کے عہد کی خیانت نہیں کر سکتے اور میں آج تک خدا کے عہد میں خیانت کر رہا ہوں یہ کہہ کر اس نے اور اس کے تمام ساتھیوں نے آپ کے دست حق پرست پر توبہ کر کے تمام لوگوں کا مال واپس کر دیا، اس طرح یہ پہلی جماعت تھی جس نے آپ کے ہاتھ پر توبہ کی۔

(کتب کثیرہ)

واضح رہے کہ حضور غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی ذات گرامی مصدر فیوض و برکات اور جامع کشف و کرامات ہے، آپ کے حالات و کرامات پر لکھنے کے لیے ایک دفتر درکار ہے، اس مختصر مضمون میں اس کی گنجائش نہیں اس لیے بطور نمونہ چند کرامتوں پر اکتفا کیا گیا، تاکہ مضمون طویل نہ ہو اور قارئین بہ سہولت استفادہ کر سکیں۔ مزید کے لیے آپ کی سوانح اور تذکروں کا مطالعہ علم و آگہی میں اضافہ کا باعث ہو گا۔

اللہ تبارک و تعالی ہم سب مسلمانوں کو حضور غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے فیوض و برکات سے مالامال فرمائے۔

(آمین ثم آمین یارب العالمین)

16-11-2021